قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (ال عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 28 اپریل 2021ء | 15 رمضان 1442 ہجری قمری | جلد: 3 | شمارہ: 101

ارشادِ باری تعالیٰ

اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ

(المؤمن: 61)

تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي الله عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر رات کو اس وقت نچلے آسمان پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں۔

(صحیح بخاری کتاب التہجد باب الدعاء و الصلاۃ من آخر اللیل حدیث ۱۱۴۵)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

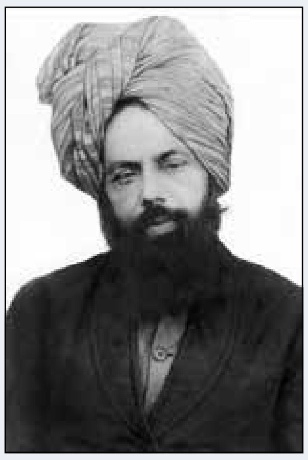

مجیب اور بولنے والا خدا صرف اسلام پیش کرتا ہے

دنیا میں جس قدر قومیں ہیں۔ کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ کیا ایک ہندو ایک پتھر کے سامنے بیٹھ کر یا درخت کے آگے کھڑا ہو کر یا بیل کے رُوبرو ہاتھ جوڑ کر کہہ سکتا ہے کہ میرا خدا ایسا ہے کہ میں اس سے دعا کروں تو یہ مجھے جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ میں نے یسوع کو خدا مانا ہے۔ وہ میری دعا کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے۔ جس نے کہا اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المؤمن: 61)

تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کوئی ہو جو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو۔ وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے۔ آخر اس کی دعاؤں کا جواب اُسے ضرور دیا جاوے گا۔ قرآن شریف میں ایک مقام پر ان لوگوں کے لیے جو گوسالہ پرستی کرتے ہیں اور گوسالہ کو خدا بناتے ہیں آیا ہے اَلَّا یَرۡجِعُ اِلَیۡہِمۡ قَوۡلًا (طٰہٰ: 90)

کہ وہ اُن کی بات کا کوئی جواب اُن کو نہیں دیتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو خدا بولتے نہیں ہیں وہ گوسالہ ہی ہیں۔ ہم نے عیسائیوں سے بارہا پوچھا ہے کہ اگر تمہارا خدا ایسا ہی ہے جو دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کے جواب دیتا ہے تو بتاؤ وہ کس سے بولتا ہے؟ تم جو یسوع کو خدا کہتے ہو۔ پھر اس کو بلا کر دکھاؤ۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ سارے عیسائی اکٹھے ہو کر بھی یسوع کو پکاریں۔ وہ یقیناً کوئی جواب نہ دے گا، کیونکہ وہ مر گیا۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 201۔ ایڈیشن 1984ء)

فرمانِ خلیفۂ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر دعا کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

’’ایک بچہ جب بھوک سے بیتاب ہو کر دودھ کے لئے چلّاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آ جاتا ہے۔ بچہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن اُس کی چیخیں دودھ کو کیونکر کھینچ لاتی ہیں؟‘‘۔ فرمایا کہ ’’بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں مگر بچہ کی چلّاہٹ ہے کہ دودھ کو کھینچے لاتی ہے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں ’’تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ بھی نہیں کھینچ کر لا سکتیں؟ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے۔ مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے‘‘۔ آپ نے فرمایا کہ ’’بچے کو جو مناسبت ماں سے ہے اس تعلق اور رشتے کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر اگر دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو وہ بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 129۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر بڑا فضل ہے کہ ہمارے اکثر چھوٹے بڑے اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اگر بیتاب ہو کر، گڑگڑا کر عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا جائے اور اس سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور بعض دفعہ دعا کی قبولیت کے ایسے واقعات ہوتے ہیں جو غیروں کو بھی حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ بعض دفعہ ایسی ناامیدی کی کیفیت ہو جاتی ہے اور کس طرح ہر طرف سے ناامید ہو جاتے ہیں اس وقت جب ہم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے تو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا جو ہمارے ایمانوں میں مضبوطی کا باعث بنا۔ میں اس وقت بعض ایسے واقعات

بقیہ صفحہ 7 پر

اس شمارہ میں

- بجلی (منظوم)
- سیرالیون۔ مبارک صد مبارک
- نوافل اور نفلی روزہ
- رپورٹ تقریب یوم مسیح موعود علیہ السلام جامعۃ المبشرین گھانا

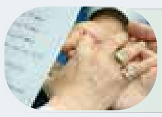

دربارِ خلافت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ’’اَلْھُدیٰ‘‘ میں بادشاہوں اور مختلف طبقوں کو مخاطب کر کے توجہ دلائی ہے…

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پھر علماء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ان کی اکثریت اسلام کے لئے بیماری کا حکم رکھتی ہے نہ کہ علاج کا۔ یہ لوگوں کے مال طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے ہتھیاتے ہیں۔ کہتے ہیں پر کرتے نہیں‘‘۔ (جو حکم دیتے ہیں وہ خود نہیں کرتے) ’’نصیحت کرتے ہیں پر خود نصیحت نہیں پکڑتے‘‘۔ (خلاصہ ان کی باتوں کا یہ ہے) ’’ان کی زبانیں درشت، دل سخت اور اندھیروں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان کی آراء کمزور، ذہن کند، ہمتیں پست اور عمل برے ہیں۔تھوڑے سے علم پر مغرور ہوجاتے ہیں اور جو اِن سے اختلاف کرے اس پر زبان طعن دراز کرتے اور مختلف حیلوں سے کفر کے فتوے لگاتے ہیں اور دکھ دیتے ہیں اور اس کا مال لوٹ لیتے ہیں …‘‘۔

فرمایا ’’…بخل ان کی فطرت، حسد ان کا شیوہ، تحریفِ شریعت ان کا دین ہے…‘‘۔ (شریعت میں تحریف کرتے ہیں اور پھر نعوذ باللہ نام یہ کہ احمدیوں نے کیا ہے) ’’غضب کے وقت یہ بھیڑیئے ہیں۔ …ان کی ناراضگی یا خوشی صرف اپنے نفس امارہ کی خاطر ہوتی ہے اور ان کا ذکر اور تسبیح محض دکھاوے کیلئے ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو لوگوں کی گردنوں کا مالک سمجھتے ہیں‘‘۔ (کیسی حقیقت بیان کی ہے۔ اور آج کل تو پاکستان میں یہ بہت زیادہ اپنے آپ کو لوگوں کی گردنوں کا مالک سمجھنے لگ گئے ہیں) ’’جس کو چاہیں فرشتہ قرار دے دیں اور جسے چاہیں شیطان کا بھائی۔ ان میں حلم و بردباری کا نام ونشان نہیں بلکہ زبان درازی میں انہوں نے درندوں کو بھی مات دیدی ہے۔ وہ تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں حالانکہ وہ انواع واقسام کے بہتانوں سے حملہ کرنے والے خونخوار بھیڑیئے ہیں۔ ان کے ہاتھ جھوٹے فتوے لکھتے ہیں اور ایک دو درہم ان کے ایمان کو تباہ کرنے کیلئے کافی ہیں۔ وہ لوگوں کو قبول حق سے روکتے ہیں اور شیطان کی طرح وسوسے ڈالتے ہیں۔ ان کا تکبر بہت بڑھ گیا ہے اور تدبر کم ہوگیا ہے۔ کوئی مفید بات کرنے کی قدرت نہیں رکھتے بلکہ شکوک وشبہات کو ہوا دیتے ہیں۔ جب خاموش ہوتے ہیں تو ان کی خاموشی فرائض کو ترک کرنے کیلئے ہوتی ہے اور جب کلام کرتے ہیں تو اس میں کوئی رعب اور تاثیر نہیں ہوتی۔ شریعت کے مشکل مسائل کے حل سے ان کو کوئی سروکار نہیں اور نہ ہی طریقت کی باریکیوں کی کوئی خبر ہے۔ عیسی علیہ السلام کی موت کا عقیدہ بڑا واضح ہے لیکن انہیں اسلام کی فتح سے کوئی غرض نہیں ہے…‘‘۔ فرمایا ’’…خدا کی طرف سے ان کی قسمت میں صرف شور شرابا ہی ہے۔ قرآن کو پڑھتے ہیں لیکن صرف زبان سے۔ ان کے دلوں میں قرآن نے کبھی جھانکا ہی نہیں …‘‘۔

فرمایا ’’…ان میں کسل اور غفلت بہت بڑھ گیا ہے اور ذہانت وفراست کم ہوگئی ہے۔ مشکل اور پیچیدہ مسائل حل کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔ تو انہیں جذبات نفس کی وجہ سے مدہوش اور نفس کا اسیر پائے گا…‘‘۔

فرمایا ’’…خدائے رحمن کے حقوق کو بھلائے بیٹھے ہیں۔ اس حال میں کیسے ان سے کسی نصرتِ دین کی توقع کی جا سکتی ہے؟…‘‘

فرمایا ’’… تعصب نے انہیں درندہ صفت بنادیا ہے اور حق بات سننے سے روک دیا ہے۔ انکا دین حرص و ہوا پرستی کھانا پینا اور مال بٹورنا ہے۔ اسلام کی مصیبت زدہ حالت پر نہ غم کھاتے ہیں، نہ ہی روتے ہیں‘‘۔ (اگر روئیں گے بھی تو مگر مچھ کے آنسو ہیں) ’’اپنے بادشاہوں کو تو دیکھ کر ان پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے جبکہ خدائے ذوالجلال والاکرام سے کوئی خوف نہیں۔ نہ ہی انہیں ضلالت اور فتنوں کے پھیلنے اور آفات کے نازل ہونے سے کوئی خوف محسوس ہوتا ہے۔ … ان میں سے ایک فریق جہاد کے نام پر جاہل لوگوں کو تلواروں سے گردنیں مارنے پر ابھار رہا ہے۔ چنانچہ وہ ہر اجنبی اور راہ رَو کا خون کرتے پھرتے ہیں اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے‘‘۔

تو یہ بعض حصے تھے اُن چند صفحات کے جو مَیں نے پیش کئے۔ سو سال سے زائد عرصہ پہلے یہ باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی تھیں۔ مسلمانوں کی حالت کا جو نقشہ آپ نے کھینچا، آج بھی ہم اُسی طرح دیکھتے ہیں۔ آپ کے الفاظ اور آپ کا مشاہدہ جو ہے وہ آج بھی ان کے عمل کی گواہی دے رہا ہے کہ ایسے ہی عمل ہیں اور یہی آپ کے الفاظ کی صداقت پر گواہی ہے۔ ان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کو بتایا وہ آپ نے بیان فرمایا۔ حالات کا جو حل آپ نے پیش فرمایا ہے وہ بھی اسی کتاب میں ہے۔

اس کے بعد کچھ فرقوں کا ذکر فرما رہے ہیں۔ کچھ مختلف لوگوں کا بھی ذکر فرما رہے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ: ’’ان تمام فرقوں کو چھوڑ دو اور تلاش کرو کہ کہیں اللہ نے اپنی طرف سے کوئی علاج نہ نازل کیا ہو‘‘۔ (اللہ تعالیٰ نے کہیں اپنی طرف سے کوئی علاج تو نہیں نازل کیا) ’’یاد رکھو کہ ان فتنوں کا علاج آسمان میں ہے نہ کہ لوگوں کے ہاتھوں میں۔ قرآن کریم میں پرانے لوگوں کے قصے پڑھ کے دیکھ لو کہ ان کے بارہ میں خدا تعالیٰ کی کیا سنت تھی۔ پھر بعد میں آنے والوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی سنت کیونکر تبدیل ہوسکتی ہے؟‘‘

فرمایا: ’’کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ وقت امام کے ظہور کا نہیں ہے؟ … جبکہ تم گمراہی اور جہالت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ پھر اسلام پر حملے ہو رہے ہیں اور بلائیں جان ہی نہیں چھوڑ رہیں اور اس طوفانِ ضلالت میں تمہارے درمیان کوئی خادمِ دین نظر نہیں آتا۔ حالت یہ ہے کہ لوگ خدا کی نصیحت اور قرآن کی ہدایت بھول چکے ہیں اور جو کچھ حدیثوں میں آیا ہے اسے بھی ردّ کر چکے ہیں۔ کئی گمراہ کن عقائد میں عیسائیوں کے ہم زبان بن چکے ہیں۔ انہیں اپنے کھانے پینے اور عیش وعشرت کی زندگی کے علاوہ کسی چیز کی فکر نہیں۔ کیا ان لوگوں سے دین کی اصلاح کی توقع کی جا سکتی ہے؟‘‘

فرمایا ’’کہتے ہیں کہ صرف عیسیٰؑ ہی مسِ شیطان سے پاک ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھول گیا ہے کہ اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنٌ۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم اور مسّ شیطان سے پاک نہ تھے؟ پس آج حیاتِ عیسیٰؑ کے عقیدہ سے بڑا گناہ کوئی نہیں ہے۔ اس عقیدہ کے ذریعہ تم عیسائیوں کی تائید کر رہے ہو‘‘۔

فرمایا: ’’تم خود زمانے کی حالت پر غور کرو۔ امت اتنے فرقوں میں بٹ گئی ہے کہ بجز خدائے رحمن کی عنایت کے ان کا اکٹھا ہونا محال ہے۔ کیونکہ ہر ایک دوسرے کو کافر قرار دے رہا ہے او راب زبانی بحثوں سے بات جنگ وجدال اور قتال تک جا پہنچی ہے۔ ایسی حالت میں کیا تم سمجھتے ہو کہ اختلافات کے اتنے بڑے پہاڑوں کو درمیان سے ہٹا کر تم آپس میں صلح کر کے یکجان ہو کر اسلام کے مخالفین کے سامنے میدان میں آسکتے ہو؟ ہر گز نہیں‘‘۔

حالت تو یہ ہے کہ پاکستان میں ایک شہر میں ختمِ نبوت والوں کا جلسہ ہو رہا تھا اور تمام قسم کے شیعہ، سُنی، بریلوی، دیوبندی وغیرہ سب اکٹھے تھے۔ اور تھوڑے عرصے کے بعد جس دن جلسہ تھا اس سے دو دن پہلے اُن میں پھوٹ پڑ گئی۔ اور پھر تین مختلف جگہوں پر جلسوں کا انتظام ہوا۔ ایک جگہ پر جہاں ایک تنظیم نے جلسے کا انتظام کرنا تھا، وہاں سے پولیس نے اُن کو اٹھایا اور دوسری جگہ لے کے گئے۔ ختم نبوت ان کے نزدیک ایک ایسا ایشو ہے جس پر یہ احمدیوں کے خلاف ایک جان ہو چکے ہیں، اکٹھے ہو چکے ہیں، اس ایشو پر بھی اکٹھے ہو کر جلسہ نہیں کر سکے اور تین بقیہ صفحہ 7 پر

بجلی

نہ امریکہ، نہ افریقہ، نہ انگلستان کی بجلی
بلادِ عربیہ کی ہے نہ ترکستان کی بجلی
نہ ایسی جرمنی، ہسپانیہ، ایران کی بجلی
نہ ایسی چین کی نہ روس نہ جاپان کی بجلی
زمانے نے نہ دیکھی ہو گی ایسی شان کی بجلی
ہے جیسی میرے پیارے مُلک پاکستان کی بجلی

یہ اکثر بند رہتی ہے، یہ اکثر بند ہوتی ہے
یہ پبلک کو جگا کے چین سے دن رات سوتی ہے
اندھیرے میں ڈراتی ہے، پسینے میں بھگوتی ہے
جو ملتا ہے مقدّر سے یہ وہ نایاب موتی ہے
بہت ہی شاذ ملتی ہے یہ شاہی آن کی بجلی
کہ یہ ہے میرے پیارے مُلک پاکستان کی بجلی

بہت یاروں نے پھیرے بھی لگائے واپڈا گھر کے
مگر درشن نہ ہو پائے۔ کبھی رُوئے منوّر کے
سُنا ہے سخت آرڈر آئے ہیں اُوپر سے افسر کے
مَرے مرتی ہے پبلک کھیل ہیں اس کے مقدر کے
پہ، بند ہونے نہ پائے والا و ذیشان کی بجلی
کہ یہ ہے میرے پیارے مُلک پاکستان کی بجلی

مِلا جو فون قسمت سے تو پھر یہ ہی جواب آیا
کریں کیا ہم کہ دُنیا میں ہے موسم ہی خراب آیا
ہُوا ہے ضُعف بجلی کو جو گرمی پہ شباب آیا
مگر ہر ماہ بِل بجلی کا بن کر اک عذاب آیا
کَٹی جاتی ہَے جس سے ذہن کی وِجدان کی بجلی
ہے ایسی میرے پیارے مُلک پاکستان کی بجلی

اگر بجلی میّسر ہو کبھی ٹی-وی نظر آئے
تو اس کو دیکھ کر ہو درد دِل میں آنکھ بھر آئے
کوئی اچھا ڈرامہ نہ کوئی اچھی خبر آئے
نظر حکّام کی صورت سے نہ کوئی مفر آئے
چمکتی ہے ہر اک لحظہ نئے فرمان کی بجلی
کہ یہ ہے میرے پیارے مُلک پاکستان کی بجلی

نمازی مسجدوں میں کس قدر حیران بیٹھے ہیں
یہ روزہ دار بیچارے بہت ہلکان بیٹھے ہیں
بہت بیہوش لیٹے ہیں بہت بے جان بیٹھے ہیں
لئے ہاتھوں میں بس اک دولتِ ایمان بیٹھے ہیں
ہمیں ہر سال سہاتی ہے ہر رمضان کی بجلی
ہے ایسی میرے پیارے مُلک پاکستان کی بجلی

بہت سے لوگ اپنی جان سے بیزار بیٹھے ہیں
نہیں ملنے کی طاقت کیا کریں بیکار بیٹھے ہیں
یہ سارے واپڈا کے سامنے لاچار بیٹھے ہیں
"بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں"
ہے اَب خطرے کی زد میں ہستیٔ انسان کی بجلی
ہے ایسی میرے پیارے مُلک پاکستان کی بجلی

میری بچّی یہ کہتی تھی کہ امریکہ ہی چلتے ہیں
یہ سُنتے ہیں وہاں بجلی بھی ہے اے۔ سی بھی چلتے ہیں
یہاں تو حال سے بے حال ہیں ، گرمی میں جلتے ہیں
جو تپ جاتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں
میری جاں چُپ رہو یہ ہے انوکھی شان کی بجلی
کہ یہ ہے میرے پیارے مُلک پاکستان کی بجلی

بہت ہی لرزہ خیز و دُکھ بھری اپنی کہانی ہے
رَواں ہو آبشار ایسے پسینے کی روانی ہے
بہت نایاب بجلی ہے، بہت کمیاب پانی ہے
بہت بد حال پیری ہے، بہت خستہ جوانی ہے
بہت فقدان پانی کا، بہت بحران کی بجلی
کہ یہ ہے میرے پیارے مُلک پاکستان کی بجلی

یہاں کے پول ناقص ہیں، یہاں کا تار ناقص ہے
یہاں کا آلۂ ترسیل ہے بیکار ناقص ہے
یہاں چھوٹی، بڑی جتنی بھی ہے سرکار ناقص ہے
کریں کیا ہم ہمارا سارا کاروبار ناقص ہے
ہے میرے شہر کی تو شہر نا پُرسان کی بجلی
کہ یہ ہے میرے پیارے مُلک پاکستان کی بجلی

ہے درازِ دستِ دعا مرا صفحہ 326-330

☆☆☆☆

یہ مزاحیہ نظم اس خیال سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی تھی کہ حضور اس سے لطف اندوز ہونگے لیکن ربوہ سے دوری اس رنگ میں حضور پر اثر انداز ہوئی تھی کہ حضور نے اپنے خط میں تحریر فرمایا:

میری سادگی دیکھو کہ تمہاری بجلی والی نظم کو مزاحیہ سمجھ کر دفتر میں بیٹھے ہوئے بعض ملاقاتیوں کو بلند آواز سے مزے لے لے کر سنانے لگا کہ اچانک وہ بند آ گیا جس کا پہلا مصرعہ ہے۔

"نمازی مسجدوں میں کس قدر حیران بیٹھے ہیں"

مجھے تو یوں لگا جیسے کسی نے میرے دل پر بجلی گرا دی ہو۔ میری آواز جیسے کسی نے گلے ہی میں گھونٹ دی ہو۔ کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے بقیہ بند میں نے بمشکل زیرلب ہی پڑھا۔

یہ روزہ دار بے چارے بہت ہلکان بیٹھے ہیں
بہت بے ہوش لیٹے ہیں بہت بے جان بیٹھے ہیں
لئے ہاتھوں میں اپنے دولتِ ایمان بیٹھے ہیں
ہمیں تا عمر یاد آئے گی اس رمضان کی بجلی

ربوہ کے درویشوں کی تکلیف نے مجھے سخت تڑپایا۔

اگر میں بھی ربوہ کی کسی مسجد کی صف میں بے حال لیٹا ہوتا تو مجھے اتنی تکلیف تو نہ ہوتی۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

کلام صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ

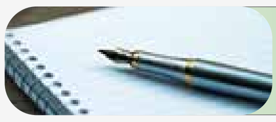

اداریہ

سیرالیون۔مبارک صد مبارک

2021ء وہ مبارک سال ہے جس میں تین ممالک کی جماعتہائے احمدیہ اپنے سو سال مکمل ہونے پر اپنا صد سالہ جشن تشکر منا رہی ہیں وہ یہ ہیں۔امریکہ ،سیرالیون اور غانا۔

سیرالیون ،مغربی افریقہ میں بحراوقیانوس کے کنارے واقع ہے۔جس کی کل آبادی سات ملین سے زائد ہے۔حضرت الحاج مولانا عبدالرحیم نیّرؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام 19 فروری 1921ء کو بحری سفر کے ذریعہ فری ٹاؤن تشریف لائے۔آپ کا قیام یہاں صرف تین دن تھا جس میں آپ انمٹ نقوش چھوڑ گئے۔آپ نے ان تین دنوں میں کئی ایک مجمعوں میں محاسن اسلام پر لیکچر دئے۔ان میں ایک مجمع 15 ہزار مسلمانوں کے نمائندوں پر مشتمل تھا اور کچھ بیعتیں بھی ہوئیں۔اور آپ 21 فروری 1921ء کو گولڈ کوسٹ (غانا) کو روانہ ہو گئے۔

ادارہ الفضل آن لائن لندن مکرم مولانا سعید الرحمٰن امیر و مشنری انچارج، تمام نیشنل ممبران عاملہ، مرکزی و مقامی مبلغین و معلمین کرام، تمام جماعتی و ذیلی تنظیموں کے عہدیدان اور تمام احباب جماعت کو اس مبارک تاریخی موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی الفاظ میں ”مبارک صد مبارک“ پیش کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس تاریخی موقع کو جماعت سیرالیون اور عالمگیر جماعت کے لئے خیر و برکت اور ترقیات و فتوحات کا پیش خیمہ بنائے۔آمین

گو سیرالیون میں حضرت مولانا نیّرؓ کی آمد سے قبل مکرم موسیٰ کے گابا قرآن کریم کے ایک پارے کے ترجمہ کی وجہ سے احمدیت قبول کر چکے تھے اور مرکز سے بھی رابطہ تھا۔حضرت مولانا نیّرؓ کی سیرالیون آمد سے براعظم افریقہ میں سیرالیون کو یہ فخر حاصل ہے کہ مرکزی نمائندہ کسی جگہ سب سے پہلے پہنچا۔ایک سرکردہ مسلمان لیڈر جناب احمد الہادی بیان کیا کرتے تھے کہ

”نیّر صاحب کیا تھے۔ایک چلتا پھرتا جادو تھے۔ایک روز ہزاروں کے مجمع میں لگاتار 5 گھنٹے کی تقریر کرتے رہے۔سامعین پر وجد کا عالم طاری تھا۔5 گھنٹے کی تقریر سننے کے بعد بھی لوگوں کا اصرار رہا کہ تقریر جاری رکھیں۔جب قرآن کی تلاوت کرتے تو حاضرین جھوم جھوم جاتے“

(روح پرور یادیں از مولوی محمد صدیق امرتسری صفحہ 23)

حضرت مولانا نیّر صاحب کے بعد مکرم الحاج حکیم فضل الرحمٰن غانا سے واپسی پر 1922ء میں تین ماہ کے لئے فری ٹاؤن رُکے اور تبلیغ و تربیت کے فرائض سرانجام دئے۔لیکن پہلے باقاعدہ مبلغ مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی 1937ء میں سیرالیون پہنچے اور مشن کا باقاعدہ اجراء عمل میں آیا۔فری ٹاؤن میں 30 افراد کی جماعت قائم ہوئی۔آپ کی ٹاؤن کے مختلف ہالز میں محاسن اسلام پر مشتمل تقاریر کا خوب چرچا ہوا۔جس میں مسلم کانگرس کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب شامل ہے۔اس کے پیش نظر جہاں سعید الفطرت روحیں جماعت میں داخل ہونے لگیں وہاں سنت الٰہی کے مطابق مخالفت کے سلسلہ کا بھی آغاز ہوا۔

مخالفت کا آغاز

مسلم کانگرس کے اجتماع کے شاملین میں سے صدر اجلاس شیخ حیدر الدین نے کہا کہ اس مسیح (مرزا غلام احمد) کو ماننے سے بہتر ہے کہ میرا دماغ کام کرنا چھوڑ دے۔عین ایک سال کے بعد یہ شخص دماغی عارضہ میں مبتلا ہوا اور اڑھائی سال میں کسمپرسی کے عالم میں اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

(روح پرور یادیں صفحہ 223)

مخالفت کے سلسلہ میں مزید تحریر ہے کہ وقت گزرنے اور جماعتی پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ احمدی مسلمانوں پر احمدیت قبول کرنے کے صلے میں جرمانے کئے گئے۔قید کی صعوبتیں برداشت کیں نظر بند کیا گیا اور کئی قسم کی اذیتیں دی گئیں۔ٹونگیا میں روزے دار احمدیوں کو دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا رہا۔کسی احمدی کو مسجد یا گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہ تھی۔ایک افریقن احمدی معلم کو ننگا کر کے ساری رات ہاتھ پاؤں باندھ کر پاؤں میں چھومن کی بھاری لکڑی پھنسا دی گئی۔باڈو چیف ڈم کے مانو اٹاؤن میں پیراماؤنٹ چیف بہت سخت گیر تھا جس نے احمدی امام الفاہم سنوسی کو ننگا کر کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر دو ہفتہ تک قید کر دیا۔چیف کینیما نے ڈسٹرکٹ کمشنر کو درخواست دی جس میں یہ عہد کیا کہ میں احمدیوں کو اپنی ریاست سے نکال کر دم لوں گا۔چیف کے حکم پر احمدی امام کی ٹوپی کو اُتار کر ٹھڈے مارے گئے۔اس پر پیشاب کیا گیا۔

روح بلال کے حامل ان مخلص احمدیوں نے حضرت بلالؓ کے نقش قدم پر چل کر صعوبتیں برداشت تو کر لیں مگر نہ متزلزل ہوئے اور نہ ذرا بھر ڈگمگائے۔اور اثبات قدم کے ساتھ نہ صرف آگے بڑھتے رہے بلکہ اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو اپنے روحانی قافلے میں تبلیغ کے ذریعہ شامل کرتے چلے گئے اور اب اس قافلہ کی تعداد 5 لاکھ کے لگ بھگ ہے جو مکرم امیر صاحب کی زیر قیادت تیز قدموں کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

مبلغین کی آمد سے قبل خوابوں کے ذریعہ اطلاع

ایک طرف مخالفت ہو رہی تھی تو دوسری طرف ”يَنۡصُرُكَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ“ کے تحت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کی زمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ہموار کر رہا تھا۔روکوپُر جماعت کے ابتدائی احمدی الفا احمد وکمارا نے 1936ء میں خواب میں دیکھا کہ دو سفید ریش شخص جن کے سروں پر عمامے ہیں۔آکر کہتے ہیں کہ ہم مشرق سے آئے ہیں اور جس مہدی کے آنے کا انتظار تھا اس کے بارے بشارت دینے آئے ہیں کہ وہ آ چکا ہے۔تم ہمارا یہ پیغام اپنے گاؤں روکوپُر والوں کو دے دو۔چنانچہ چند دنوں کے بعد مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی کی صورت میں یہ خواب پوری ہوئی جب آپ نے روکوپُر پہنچ کر پیغام پہنچایا۔

جنوبی صوبہ کے ٹاؤن

باؤماہون کے ایک باشندے پاسانفا تولانے خواب میں دیکھا کہ میں گاؤں کی مسجد کے ارد گرد گھاس کاٹ رہا ہوں اور تھک کر ستانے کے لئے ایک طرف کھڑا ہوا ہوں کہ ایک سفید رنگ کے ایک اجنبی دوست قرآن اور بائبل ہاتھ میں پکڑے میری طرف آرہے ہیں۔انہوں نے قریب آکر مسجد کے امام کے بارے میں دریافت کیا۔میں بلانے چلا گیا۔تو واپسی پر مسجد میں ایک سایہ دار کھڑکی تیار ہے اور اجنبی شخص محراب میں کھڑا ہو کر ہمیں کہتا ہے کہ اس سایہ دار جگہ پر کھڑے ہو کر قرآن سنوؤ۔پھر صحیح طریق پر نماز کی ادائیگی کا بتایا۔ٹھیک ایک ہفتہ بعد مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی میری طرف آرہے ہیں اور میں مسجد کے ارد گرد صفائی کے بعد ستانے کے لئے کھڑا تھا جس طرح خواب میں دیکھا تھا۔انہوں نے آکر السلام علیکم کہا اور رہائش کے لئے جگہ مانگی۔جو خاکسار نے مہیا کر دی اور بہت سے لوگوں نے بیعت کر لی۔اسی علاقے کے گوراما کے پیراماؤنٹ چیف بایو نے بھی 1939ء میں بیعت کر لی۔جن کا اسلامی نام صلاح الدین بایو رکھا گیا۔ان کے احمدی ہونے سے عیسائی حلقوں میں تہلکہ مچ گیا۔

مباحثے و مناظرے

اسی چیف نے عیسائیوں کو مباحثہ کی دعوت دی۔مگر ہمارے دو مجاہد ایک دوسرے کو کندھوں پر اُٹھاتے 22 میل کا تکلیف دہ پہاڑی علاقہ طے کر کے یہاں پہنچے تو عیسائی پادریوں نے آنے سے انکار کر دیا۔

(روح پرور یادیں صفحہ 240)

1942ء میں BO میں جب احمدیوں کو اسکول اور مسجد کے لئے زمین الاٹ کرنے کا مسئلہ درپیش تھا تو مخالفین نے سرکاری افسران اور پیراماؤنٹ چیف کو احمدیت کے خلاف بہت اکسایا۔مبلغین کو زدوکوب کیا۔جس پر پیراماؤنٹ چیف نے ان کو مناظرہ کرنے کو کہا۔احمدی مبلغین جب کتب لے کر پہنچے اور ہال میں کتب کو قرینہ سے سجا دیا تو احمدیوں کی اس تیاری کو دیکھ کر عیسائی ڈر گئے۔مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی نے ایک ایک کو بڑے رعب دار لہجے میں بلایا۔مگر تمام بول اٹھے کہ پیراماؤنٹ صاحب! یہ تو ہمارے بھائی اور دوست ہیں ہماری ان سے کوئی مخالفت نہیں جس پر چیف ان سے ناراض ہوئے اور کہا پہلے مجھے ان کے خلاف اکساتے تھے اب بحث بھی نہیں کرتے۔اور زمین احمدیوں کو دے دی۔

مالی تنگی

ابتداء میں مبلغین کو بہت مالی تنگی کا سامنا کرنا پڑا۔1942ء میں مرکز سے صرف پانچ اور پھر دس پونڈ ماہوار آتے تھے۔ان مبلغین نے کتب کے بکس کندھوں پر اٹھا کر پہاڑوں کو پیدل طے کر کے تبلیغ کا کام جاری رکھا۔بھوک برداشت کی۔خانہ بدوشوں کی طرح سفر کر کے دین کی اشاعت میں لگے رہے۔جس کے صلے میں اب سیرالیون میں ہزار سے زائد مساجد، پرائمری اور سیکنڈری سکولز اور ہسپتالز موجود ہیں۔احمدی مساجد کے منار، پاکستان میں مساجد کی طرز پر ہیں۔جو دور سے پہچانی جاتی ہیں۔اگر اس پر احمدیہ مسلم مسجد نہ بھی لکھا ہو تو ہر ایک کی توجہ اس طرف جائے گی یہ احمدیوں کی مسجد ہے۔ملک کے جس طرف بھی مین روڈ پر آپ سفر کریں تو ہر 10 یا 15 میل کے بعد برلب سڑک آپ کو احمدیہ مسلم مسجد اور احمدیہ مسلم سکول کا بورڈ نظر آئے گا۔جن کو دیکھ کر ہر ایک احمدی کا سر اپنے اللہ کے حضور جھک جاتا ہے۔گزشتہ سال 2020ء میں جب خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی میں جلسہ سالانہ سیرالیون میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی تو جلسہ سالانہ میں شاملین کی تعداد 24700 تھی۔جمعہ کے روز جب افتتاحی تقریب میں معمولی تاخیر ہوئی تو محترم مولانا سعید الرحمٰن نے جمعہ کا ساتھ ہی اعلان کر دیا تو ملک کے وائس پریذیڈنٹ نے اعلان کر دیا کہ میں بھی آپ کے ساتھ جمعہ پڑھوں گا۔میں نے اس وقت کیا روحانی نظارہ دیکھا کہ وائس پریذیڈنٹ کے ساتھ آنے والے 50 سرکردہ لوگوں نیز وائس پریذیڈنٹ کی عزت کی خاطر دیگر چیفس، پیراماؤنٹ چیفس، سرکردہ سرکاری افسران، مذہبی سکالرز اور مولویوں نے صفیں سیدھی کر لیں۔خاکسار نے خطبہ جمعہ دیا اور امام کی جائے نماز کے عین پیچھے وائس پریذیڈنٹ نے نماز ادا کی۔

محترم امیر صاحب نے مجھے اس دورہ کے دوران بتایا کہ جب غانا کے ایک سفیر یہاں متعین ہوئے تو میں نے انہیں مبارکباد دینے گیا اور جماعت کی مساجد، اسکولز، ہسپتالز کی تعداد بتا کر طبی و تعلیمی سرگرمیوں کا ذکر کیا تو کہنے لگے کہ ہاں ہاں! میں ملک کے ایک طرف بارڈر تک گاڑی پر سفر کر کے آیا ہوں اور جگہ بہ جگہ احمدیہ مسلم مساجد، احمدیہ مسلم اسکولز کے بورڈ دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ جماعت احمدیہ نے طبی اور تعلیمی میدان میں بہت کام کیا ہے۔مکرم امیر صاحب نے مجھے مزید بتایا کہ اس وقت مرکزی مبلغین کی تعداد 25 ہے اور 99

لوکل مبلغین ملک بھر میں خدمات دینیہ بجالا رہے ہیں جو جامعہ احمدیہ سیرالیون کی پیداوار ہیں اور مکرم مولانا مبارک احمد گھمن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سیرالیون کی نگرانی میں یہ روحانی سپوت تیار ہو رہے ہیں۔ آج سے قریباً 33 سال قبل خاکسار کے دور میں بطور پرنسپل 5 طلبہ سے اس جامعہ کا آغاز ہوا تھا اور آج بفضلہ تعالیٰ ان کی تعداد چھپن طلبہ کے لگ بھگ ہے۔

دورہ جات خلفاء و مرکزی نمائندگان

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1970ء اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1988ء کو سرزمین سیرالیون پر قدم رنجا فرما کر برکت بخشی اور تربیتی، تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لے کر ہدایات سے نوازا۔ اس کے علاوہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے 1973ء، مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے 1965ء، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے 1985ء جبکہ مکرم نور محمد نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم نے 1976ء اور مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے مرکزی نمائندوں کی حیثیت سے سیرالیون کے دورے کئے۔ نیز سیرالیون کی آزادی کی تقریبات 1961ء میں آنریبل جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب نے مرکزی نمائندہ کے طور پر ان تقریبات میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی فرمائی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کے دورہ پر وزیر مواصلات نے ایک محفل میں اس امر کا اظہار کیا:

”اگر احمدی مبلغین اِن علاقوں میں آ کر تبلیغ اسلام نہ کرتے اور مسلمان بچوں کی تعلیم کے لئے سکولوں کا اجراء نہ کرتے تو اب تک مسلمان یہاں ڈھونڈے سے نہ ملتے .... سیرالیون کے مسلمانوں کی آئندہ نسلیں بھی احمدیت کے احسان کے زیر بار رہیں گی اور تاریخ کبھی اس کو فراموش نہ کر سکے گی۔ سیرالیون کے مسلمانوں کی بروقت اور صحیح امداد کو اگر کوئی آیا تو وصرف احمدی مبلغین تھے۔“

1960ء کے جلسہ سالانہ میں ایک مسلمان لیڈر مکرم عبد اللہ بیٹ صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا:

”سیرالیون میں احمدی مبلغین کی آمد سے قبل ہمارے دل میں کبھی بھی یہ گمان نہ گزر سکتا تھا کہ ایک مسلمان بھی عیسائیت کے مقابل پر بولنے کی جرات کرسکتا ہے۔ اکثر مسلمان عیسائیت کی طرف مائل تھے لیکن احمدیت کے آنے سے حالات یکسر تبدیل ہو گئے اور عیسائیت کو شکست ہونے لگی اور اسلام ہر میدان میں فتح یاب ہوتا چلا گیا۔“

(الفضل 3 مارچ 1966ء)

1970ء کے جلسہ سالانہ پر وزیر خزانہ ڈاکٹر ایم ایس فورنا صاحب نے کہا:

”احمدیت نے ہمارے تعلیمی نظام پر عیسائیت کی گہری چھاپ کے اثر کو کم کرنے کے لئے صحت مندانہ اقدام کیا ہے۔“

(الفضل یکم مئی 1970ء)

اپریل 1974ء میں وزیر اعظم جناب ایس آئی کروما صاحب نے احمدی وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا:

”نہ جانے احمدی ڈاکٹروں کے پاس کون سا جادو ہے کہ جو مریض بھی وہاں جاتا ہے ان کی تعریف میں رطب اللسان ہو جاتا ہے“

(رسالہ تحریک جدید ستمبر 1974ء)

مرحوم مبلغین

مکرم الحاجی نذیر احمد علی صاحب نے سیرالیون میں ہی خدمت کے دوران وفات پائی اور ساوتھرن پراونس کے ہیڈ کوارٹر بو میں مدفون ہیں۔ نیز تین سیرالیونین نوجوان مکرم ہارون جالو صاحب، مکرم محمد یوسف ڈوروی صاحب، مکرم فواد کانو صاحب سیرالیون سے ربوہ جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے پاکستان گئے۔ وہاں سے مبلغ بن کر واپس سیرالیون میں خدمات بجالانے کی سعادت پائی مگر تینوں نوجوان یکے بعد دیگرے جوانی کے عالم میں ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

تمام مبلغین نے وقفِ عارضی کا نظام جاری کیا۔ جلسہ ہائے سالانہ اور لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جاری ہوا۔ مجلس مشاورت کا مبارک نظام متعارف کروایا گیا۔ ذیلی تنظیموں کے اجتماعات منعقد ہوئے۔ الغرض مجموعی طور پر مبلغین و معلمین کی کاوشوں سے جماعت دن بدن مضبوط ہوتی چلی گئی۔ اب کیفیت یہ ہے کہ مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر جماعت نے مجھے میرے دورہ کے دوران بتایا کہ میں ایک جمعہ کے روز صدر مملکت کو ملنے صدارتی محل گیا۔ میں نے ملاقات کے بعد جمعہ کے لئے اجازت مانگی تو صدر مملکت نے آنحترم سے کہا کہ آپ آج ہمیں جمعہ پڑھادیں۔ میں نے درود شریف پر خطبہ دیا جو صدر مملکت کو اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت کی وجہ سے اتنا پسند آیا کہ مجھے کہنے لگے کہ آپ صدارتی محل میں ہر ماہ ایک خطبہ دیا کریں۔ محترم مولانا نے کچھ عرصہ صدارتی محل میں خطبات جمعہ پڑھائے۔

آنحضور ﷺ اور حضرت عائشہؓ کے خلاف زہر آفشانی اور جماعت کی کوششیں

1948ء میں آنحضرت ﷺ کے خلاف زہر افشانی پر مشتمل ایک کتاب عیسائی دنیا نے شائع کی اور عیسائی اسکولز کے نصاب میں شامل کر دی گئی۔ جماعت احمدیہ نے ہائی لیول پر کوشش کر کے اس کتاب پر نہ صرف پابندی لگوائی بلکہ نصاب سے بھی خارج ہوئی۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ پر ”عائشہ نامی“ کتاب میں گندے الزامات لگائے گئے۔ جماعت نے وزیر اعظم کو اس پر احتجاجی خط لکھا جس پر بک شاپس کی انتظامیہ نے معذرت کی اور بک اسٹالز سے اس کتاب کو اٹھوایا گیا نیز سیکریٹری وزیر اعظم نے جماعت کے خط کے جواب میں معذرت کی۔

ایک اور ایمان افروز واقعہ

ایک مذہبی سماجی لیڈر اور وزیر مملکت مکرم مصطفیٰ سنوسی صاحب نے 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خصوصی دعوت پر ربوہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ وہ جب واپس سیرالیون آئے تو لمبا عرصہ غیر حاضری کی وجہ سے ان کو وزارت سے ہاتھ دھونا پڑا۔ آپ نے اس پر فرمایا:

”مجھے وزارت سے علیحدگی کا کوئی دُکھ نہیں۔ اس کے مقابل پر احمدیہ جلسہ میں شرکت کا جو اعزاز ملا ہے وہ اس وزارت کے عہدے سے بدرجہا بہتر ہے۔“

خاکسار کو بھی ساڑھے سات سال سیرالیون خدمت کرنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے تو ”صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا“ ہر احمدی مسلمان کو پورا ہوتے دیکھا۔ سیرالیون کے احمدی مسلمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے اسوہ پر ہو بہو عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ احمدی آنحضور ﷺ اور صحابہ سے مثالی پیار کا اظہار کرتے دیکھے جاتے ہیں۔ باڈو جماعت کے ایک دوست مکرم پاء کروما صاحب نے عید الاضحیٰ کے روز نماز عید سے قبل بکرے کی قربانی کر دی۔ جب ان کو بتایا گیا کہ ایسی غلطی ایک صحابی رسولؐ سے ہوئی تھی تو انہوں نے آنحضور ﷺ کے کہنے پر دوبارہ قربانی کی تھی۔ اس پر مکرم پاء کروما صاحب نے بڑے جلالی انداز میں مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ میں بھی تو اسی محمدؐ کا حواری ہوں۔ اگر صحابی نے غلطی پر دوبارہ قربانی کی تھی تو میں بھی دوبارہ قربانی کرتا ہوں۔

اسی طرح Bo میں میرے قیام کے دوران ایک میاں بیوی کا جھگڑا ہوا۔ میرے پاس ان دونوں کو لایا گیا۔ یہ دونوں اس حد تک لڑائی میں آگے جا چکے تھے کہ ان میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کو تیار نہ تھے۔ خاکسار نے مرد کو خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ اور عورت کو اگر خدا کے بعد سجدہ جائز ہوتا تو عورت کو خاوند کو سجدہ کرنے کا ہی حکم دیا جاتا کی حدیث سنائی۔ ان الفاظ کا ترجمہ جونہی عورت کے کانوں میں پڑا تو اس نے اٹھ کر خاوند کے آگے سر جھکا دیا اور صلح صفائی کے ساتھ گھر چلے گئے۔

اللہ تعالیٰ ان احمدیوں کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اُس کی نیک جزا عطا فرمائے۔ ان قربانیوں کے طفیل اللہ تعالیٰ جماعت اور سیرالیون کی اگلی صدی کو بہت برکت بخشے اور اس سے کہیں بڑھ کر ایمان و یقین عطا کرے اور سیرالیون جماعت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیرالیون میں احمدیت کے قیام کے صد سالہ جشن تشکر کے لئے جو پیغام بھجوایا اس کا عکس بھی قارئین روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے استفادہ کے لئے اس آرٹیکل کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پیارے امام کی خواہشات کو پورا کرنے والا بنائے۔ آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ
و علی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

MIRZA MASROOR AHMAD
HEAD OF THE AHMADIYYA COMMUNITY IN ISLAM

ISLAMABAD (UK)
T-1315-44R/06-02-2021

Saeedur Rahman Sahib
Amir & Mubaligh In-Charge
Ahmadiyya Muslim Jama'at
Sierra Leone

Dear Saeedur Rahman Sahib,

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

I am very pleased that by the Grace of Allah, the Ahmadiyya Muslim Jama'at in Sierra Leone is celebrating its 100th anniversary this year. ماشاءاللہ

During this era, the Jama'at in Sierra Leone has made tremendous progress in all fields. Nevertheless, you have a long journey ahead of you which still remains to be completed. By conveying the true teachings of Islam to all the people of Sierra Leone, you should create awareness among them that it is essential for mankind to establish a close relationship with Allah the Almighty. Humanity must recognize their Creator and fulfil the rights we owe to Him. This was the purpose of the coming of the Promised Messiah and Imam Mahdi علیہ الصلوٰۃ والسلام whose advent had been clearly foretold by our Holy Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم. One of his main objectives was to make human beings realize that our Creator is the One Allah, Who is the Lord of all the worlds and the Possessor of all powers. As such, the Promised Messiah علیہ الصلوٰۃ والسلام devoted his entire life teaching us that we must submit and bow down before the One and All-Powerful Allah.

Maulana Abdur Rahim Nayyar رضی اللہ عنہ has the honour of being the first Ahmadiyya Muslim missionary to set foot on the shores of Sierra Leone on 19th February 1921. He was followed by many pioneering missionaries including Maulana Hakeem Fadl-ul-Rahman and Maulana Nazir Ahmad Ali who made immense sacrifices in the cause of Islam. May Allah grant you opportunity to recognize the real spirit of their noble sacrifices and cause

1315-44-51328

you to make a pure transformation within your own selves, so that you can follow in their illustrious footsteps and deliver the true message of Islam to everyone in the land and bring them under the shelter of the banner of the Holy Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم, thereby enabling them to become worshippers of the One God. May Allah enable you to achieve this great task.

As I mentioned earlier, you have a long journey ahead of you. Now that the first hundred years have been reached, you should devote yourselves to striving in the service of Jama'at with renewed fervour, energy, and dedication. You should not just be jubilant and content with this landmark of a hundred years of the Jama'at having been established in Sierra Leone, but you should make an honest assessment as to what have you done in these past hundred years? You should ask yourselves what have we achieved and how can we continue to advance with greater momentum and increase in our achievements - and how can we remove our weaknesses? Only those nations are triumphant who are constantly improving their performances and making fresh plans so that they can advance even further. Therefore, you should develop new strategies for Tabligh, and also for the Tarbiyyat of the members of the national Jama'at so that you may continue to advance, so much so, that in the coming years, the development of the Jama'at is multiplied many times over. Most importantly, it will not only be responsibility of the office-bearers, but it will be essential that all members of the Jama'at become fully involved and work hard together to implement these programmes and fulfil these great objectives. May Allah enable you to do this. May Allah bless you.

Yours Sincerely,

MIRZA MASROOR AHMAD
KHALIFATUL MASIH V

1315-44-51328

نوافل اور نفلی روزہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

راتوں کو اٹھ اٹھ کے عبادت کر۔ جس سے ہماری مراد یہ ہے کہ رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارا کر یعنی اس کا نصف یا نصف سے کچھ کم کر دے۔ (سورۃ المزمل: 2-3)

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2010ء میں دو نوافل اور 2011ء میں ہفتہ میں ایک نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی تا کہ ہر احمدی جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں کرے اور خدا تعالیٰ سے ہر قسم کے حاسدوں کے حسد کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آ سکے۔ لیکن جماعت اس طرف اس طرح توجہ نہیں کر رہی جس طرح کرنی چاہئے۔ اسی لئے آج نفلی روزہ اور نفلی عبادت کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے رات کی عبادت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نصف یا اس سے زائد رات کو عبادت میں گزارنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور رات کی نیند وہی اپنے اوپر حرام کرے گا جو تکلیف کو محسوس کرے گا۔ دنیا دار بھی جب دنیا کی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی بھی دنیا کی خاطر رات کی نیند اڑ جاتی ہے لیکن وہ انسان بہت خوش قسمت ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے رات کو بے چین ہو کر انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے دعائیں کرے۔

نفلی عبادت کے بہت سے فوائد ہیں

ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں ادا کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ اگر وہ کسی چیز سے میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

انسان کو صرف پنجگانہ نماز اور روزوں وغیرہ احکام کی ظاہری بجاآوری پر ہی ناز نہیں کرنا چاہیے کہ نماز پڑھنی تھی پڑھ لی، روزے رکھنے تھے رکھ لئے، زکوٰۃ دینی تھی دے دی وغیرہ۔ نوافل ہمیشہ نیک اعمال کی مُتَمِّمْ ومکمل ہوتے ہیں اور یہی ترقیات کا موجب ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 343)

ایک اور جگہ فرمایا:

حدیث میں آیا ہے کہ مومن نوافل کے ساتھ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ نوافل سے مراد یہ ہے کہ خدمت مقرر کردہ میں زیادتی کی جائے۔ ہر ایک خیر کے کام میں دنیا کا بندہ تھوڑا سا کر کے سست ہو جاتا ہے لیکن مومن زیادتی کرتا ہے۔ نوافل صرف نماز میں ہی مختص نہیں بلکہ ہر ایک حسنات میں زیادتی کرنا نوافل ادا کرنا ہے۔ مومن محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ان نوافل کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ اس کے دل میں ایک درد ہے جو اسے بے چین کرتا ہے اور وہ دن بہ دن نوافل و حسنات میں ترقی کرتا جاتا ہے اور بالمقابل خدا تعالیٰ بھی اس کے قریب ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ مومن اپنی ذات کو فنا کر کے خدا تعالیٰ کے سایہ تلے آجاتا ہے۔ اس کی آنکھ خدا تعالیٰ کی آنکھ، اس کے کان خدا تعالیٰ کے کان ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ کسی معاملہ میں خدا تعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کی زبان خدا تعالیٰ کی زبان، اس کا ہاتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

عبادتوں میں سے سب اہم عبادت نماز باجماعت ہے۔ اس کے بعد ذکر الٰہی، نوافل پڑھنا، درود پڑھنا، تسبیح، تحمید اور تکبیر کرنا۔ یہ سب چیزیں عبادت میں شامل ہیں مگر میں دیکھتا ہوں ابھی تک ہماری جماعت میں اس طرف بہت ہی کم توجہ ہے۔

(خطبات محمود جلد 26 صفحہ 25)

پھر فرمایا:

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر کوئی شخص فرائض کو پوری طرح ادا کردے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے انعامات کا مستحق ہو جاتا ہے مگر یہ امر بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ فرائض کی کامل ادائیگی نوافل کے بغیر ناممکن ہے۔ ایک شخص فرض نمازوں کے علاوہ وہ تہجد اور دوسرے نوافل بھی ادا کرتا رہتا ہے تو قیامت کے دن جب اس کے فرض اعمال میں کمی واقع ہوگی تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہے گا کہ اس بندے کا کچھ اور بھی حساب ہمارے ذمہ ہے لاؤ یہ کمی وہاں سے پوری کر دیں...... فرض روزوں میں کسی قسم کی کوتاہی رہ گئی ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہمارا یہ بندہ فرضی روزے ہی نہیں رکھتا رہا بلکہ نفلی روزے بھی رکھتا رہا ہے یہ کمی وہاں سے پوری کر دو...... غرض اگر یہ نوافل کا شوقین ہوگا تو اس کا حساب بجائے کم ہونے کے کچھ بڑھ ہی جائے گا اور اس زیادتی کی وجہ سے نہ صرف وہ اپنے حساب کو پورا کر دے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے زائد انعامات کا بھی مستحق ہو جائے گا۔ پھر ہم کو یہ بھی تو دیکھنا چاہئے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ بندہ نوافل کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے...... تو یہ حدیث بھی بتاتی ہے کہ نوافل انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب لے جانے والی چیزیں ہیں اور درحقیقت اعلیٰ روحانی کمالات انہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد 20 صفحہ 517)

نیز فرمایا:

نہ صرف تہجد پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہئے بلکہ مختلف اوقات میں نفلی روزے بھی رکھنے چاہئیں...... اگر انسان نفلی روزے رکھنے کا عادی ہو تو پہلے وہ فرض روزے رکھے گا اور فرض روزوں کی ادائیگی میں اگر کوئی کمی رہ جائے گی تو اسے نفلی روزے پورا کر دیں گے۔ پس ہمیں...... نفلی روزوں کی طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے...... اسی طرح نمازیں ہیں۔ نمازوں میں بھی نوافل کی طرف خاص طور پر توجہ رہنی چاہئے۔

(خطبات محمود جلد 20 صفحہ 521)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ہر احمدی کو جو حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر اپنے آپ کو مومنین کی جماعت میں شامل سمجھتا ہے، ان دو اُمور کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ پہلی چیز نماز کا اہتمام باقاعدگی سے ادائیگی ہے۔ حتی الوسع باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر ان نمازوں کو نوافل کے ساتھ سجایا بھی جائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 اپریل 2007ء)

نیز فرمایا:

ہر احمدی کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کے لئے ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں...... اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 دسمبر 2010ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ایک نفلی روزہ ہر ہفتہ میں...... مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ ہر مقامی جماعت اپنے طور پر یہ فیصلہ کرسکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ ہر مقامی جماعت میں بھی ایک فیصلہ ہو۔ پیر یا جمعرات کا دن رکھ لیا جائے۔ یہی پاکستان کے احمدیوں کو میں نے کہا تھا۔ بہرحال جب میں نے تحریک کی تھی اس پر جماعت کو بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 اکتوبر 2011ء)

نیز فرمایا:

عارضی روکیں آتی ہیں اور آئیں گی۔ دشمنوں اور حاسدوں کے وار ہوں گے لیکن اس سے کسی احمدی میں مایوسی نہیں آنی چاہئے۔ ان روکوں کو دیکھ کر...... مومن مزید اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے اور جھکنا چاہئے۔ پس دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اپنی نمازیں سنواریں۔ فرائض پورے کریں اور پھر نوافل کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ یہ دعائیں اور عبادتیں ہی ہیں جنہوں نے ہمارے مقاصد کے حصول میں ہماری مدد کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تر رکھیں اور زبانیں تر رکھنے سے ہی ہماری فتوحات کے دروازے کھلنے ہیں۔ انشاء اللہ۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2008ء)

آخری بات

ہمارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہم پاکستانی احمدیوں کی مشکلات کے ازالہ اور دُوری کے لئے نہ صرف اہالیان پاکستان کو نوافل اور نفلی روزوں کی طرف توجہ دلا چکے ہیں بلکہ دنیا بھر کے احمدیوں سے ہماری مشکلات کی دُوری کے لئے تحریک کی ہے۔ اس لحاظ سے ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم 2 نفل روزانہ اور ہفتہ میں ایک نفلی روزہ کو حرز جان بنالیں۔

قریباً تمام مغربی افریقہ میں ہمارے احمدی افریقن بھائی ہفتہ میں 2 نفلی روزے رکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ایک نفلی روزہ تو حضور انور کی تحریک کی تعمیل میں ہے جبکہ منگل کا نفلی روزہ پاکستانی احمدی بھائیوں کی مشکلات کی دوری کے لئے ہے۔ افریقن بھائیوں کے اس جذبۂ اخوت کو سامنے رکھ کر ہمیں خود بھی بڑھ چڑھ کر عبادات کی طرف توجہ دینی چاہئے اور نوافل بھی ادا کریں کیونکہ نوافل فرض عبادات کے لئے باڑ کا کام دیتے ہیں یعنی فرض عبادات کی حفاظت کرتے ہیں۔

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

پیش کروں گا جو مختلف رپورٹس میں آتے ہیں۔ ناظر دعوت الی اللہ قادیان لکھتے ہیں کہ ضلع ہوشیار پور کے امیر نے بتایا کہ چند سال قبل ان کے گاؤں کھیڑا اچھروال میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے گاؤں والے بہت پریشان تھے حتیٰ کہ کنوئیں کا پانی بھی نچلی حد تک پہنچ گیا تھا۔ یہاں کی ہندو اکثریت نے وہاں کے معلم کو دعا کرنے کو کہا۔ مشرقی پنجاب میں معلم کو، مولوی کو 'میاں جی' کہتے ہیں۔ انہیں یقین تھا کہ احمدی معلم کو دعا کے لئے کہیں گے تو ضرور بارش ہو گی۔ بہرحال ہمارے معلم نے پہلے تو ان کو اسلامی دعا کے آداب بتائے اور اللہ تعالیٰ کی صفات بتائیں۔ پھر دعا کروائی۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے اس معلّم کی دعا کو قبول فرمایا اور اپنے فضل سے دو تین گھنٹے کے اندر موسلادھار بارش برسا دی اور اپنے سمیع الدعا ہونے کا ثبوت دیا۔ اس واقعہ کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے گاؤں میں اچھا اثر ہوا اور گاؤں والوں نے برملا کہا کہ احمدیوں کی دعا کی وجہ سے بارش ہوئی۔

پھر اسی طرح جزائر فجی کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ طوالو فجی کے قریب ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ اس کے دورے پر جانے سے قبل طوالو کے مبلغ نے بتایا کہ یہاں ایک عرصے سے بارش نہیں ہوئی اور پانی کا انحصار بارش پر ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ دورہ پر جانے سے پہلے انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے خط لکھا کہ بارش کے لئے دعا کریں۔ کہتے ہیں جب ہم شام کو طوالو پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے بہت زیادہ پریشانی کا ذکر کیا کہ اب پانی بالکل خشک ہو رہا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ مَیں نے اسی دن رات کو نماز عشاء پر اعلان کیا کہ ہم نماز کا جو آخری سجدہ پڑھیں گے اس میں بارش کے لئے بھی دعا کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور رات کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہوئی اور اس کے بعد تین چار دفعہ بارش ہوئی جبکہ محکمہ موسمیات کے مطابق ایک لمبے عرصے کے لئے خشک موسم کی پیشگوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہم جہاں بھی گئے لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ آپ کے آنے پر یہاں بارش ہوئی ہے۔ چنانچہ کیتھولک چرچ کے بشپ اور فونافوتی قبیلے کے ایک بڑے چیف نے بھی اس بات کا اظہار کیا کہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور جماعت اور آپ کے خلیفہ وقت کی دعائیں ہیں جو اس طرح غیرمعمولی طور پر یہاں بارش ہوئی اور یہ بارش نہ صرف احمدیوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنی بلکہ غیر از جماعت کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان بنی۔

بعض جگہ بارش کا ہونا خدا تعالیٰ کی تائید اور قبولیت کا نشان بن جاتا ہے تو بعض جگہ بارش کا رکنا دعا کی قبولیت کا نشان بن جاتا ہے۔ اور غیر، چاہے اسلام کو قبول کریں یا نہ کریں لیکن اس بات کا ضرور اعتراف کرتے ہیں کہ اسلام کا خدا دعاؤں کو سننے والا خدا ہے۔

(خطبہ جمعہ 26/ جنوری 2018ء)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

مختلف جلسے ایک ہی شہر میں ہو رہے تھے۔ تو یہ تو ان کا حال ہے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''تمہیں وہ کام کرنے کی طاقت ہی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے جو دراصل خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان متفرق لوگوں کو صرف آسمانی صُور پھونک کر ہی زندہ فرمائے گا۔ اور حقیقی صُور اُن کے دل ہیں جن میں مسیح موعودؑ کے ذریعہ پھونکا جائے گا اور لوگ ایک کلمہ پر جمع ہو جائیں گے۔ یہی خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ جس امت کی اصلاح کا ارادہ کرتا ہے اسی میں سے ایک شخص کو مبعوث کر دیتا ہے۔'' فرمایا ''لیکن یہ حل علماء اور تمام قوم کو منظور نہیں ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے موسوی سلسلہ کو محمدی سلسلہ کے مشابہ قرار دیا ہے۔ جس طرح یہودی موسیٰ علیہ السلام پر ایمان کے بعد گمراہ ہو گئے تو ایک عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اسی طرح امت محمدیہ میں اسی قدر عرصہ گزرنے کے بعد مسیح موعود کو مبعوث فرمایا ہے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا مقام ہے نہ کہ اُس کی اس نعمت کے کفر کرنے کا۔ مسلمانوں کو تو چاہئے تھا کہ اس خبر کو ایک پیاسے کی طرح قبول کرتے اور اسے خدا کی سب سے بڑی نعمت قرار دیتے لیکن وہ قرآن کو چھوڑ کر لوگوں کی باتوں کے پیچھے چل پڑے اور مسیح موعودؑ کا انکار کر بیٹھے جیسے یہود نے عیسیٰؑ کا انکار کر دیا تھا۔ یوں نافرمانی میں بھی دونوں امتیں مشابہ ہو گئیں۔'' (ایضاً صفحہ 360-354)

اللہ کرے کہ مسلم اُمّہ کو اس حقیقت کی سمجھ آ جائے کہ آپؑ ہی وہ وجود ہیں جس نے اس زمانے میں مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے آنا تھا اور آئے ہیں۔ مسلم ممالک کے جو حالات ہیں، دنیا میں مختلف ارضی و سماوی آفات ہیں، یہ مسلمانوں کو یہ باور کرانے والی ثابت ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں جس فرستادے کو بھیجنا تھا وہ آ چکا ہے اور اسے قبول کریں اور مخالفینِ اسلام کی اسلام کو بدنام کرنے کی جو مذموم کوششیں ہیں اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے اس جری اللہ کا ساتھ دے کر اس جہاد میں حصہ لیں جہاں دوسرے مذاہب کو اسلام نے شکست دینی ہے۔ امریکہ میں بھی اور یورپ میں بھی وقتاً فوقتاً مختلف لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہودہ قسم کے الزامات لگاتے ہیں یا آپ کی ہتک اور توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں یا قرآن کریم کی ہتک کے مرتکب ہو رہے ہیں، ان کے خلاف اگر آج کوئی جہاد کرنے والا ہے تو یہی اللہ تعالیٰ کا پہلوان ہے جس کے ساتھ شامل ہو کر، جس کے ساتھ جُڑ کر ہم دنیا میں اسلام کی برتری ثابت کر سکتے ہیں۔ جس کے ساتھ جُڑ کر ہم قرآنِ کریم کی تعلیم کی تمام مذہبی کتب پر برتری ثابت کر سکتے ہیں۔ اسی کے ساتھ جُڑ کر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کرتے ہوئے آپ کے بلند مقام کی شان دنیا پر ظاہر کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 15/ اپریل 2011ء)

آج کی دعا

وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ

(سورۃ الاعراف:90)

ترجمہ: ہمارا ربّ علم کے لحاظ سے ہر چیز پر حاوی ہے۔ اللہ پر ہی ہم توکل کرتے ہیں۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تُو فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

یہ حضرت شعیبؑ کی خدا تعالیٰ کے حضور حق و باطل میں سچے فیصلہ کی دعا ہے۔

حضرت شعیبؑ کی قوم ماپ تول میں کمی کرتی تھی خدا تعالیٰ نے آپؑ کو ان پر مبعوث فرمایا۔ قوم کو آپؑ نے سمجھایا۔ انکی اکثریت نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ یا تو تم لوگ واپس ہمارا مذہب اختیار کر لو یا ہم تمہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے۔ آپؑ نے فرمایا کہ خدا سے ہدایت ملنے کے بعد کیسے ممکن کہ ہم واپس تمہاری طرف لوٹ جائیں۔ ہمارا توکل اللہ پر ہے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

آپ کی تکذیب کے نتیجہ میں آپ کی قوم زلزلہ سے تباہ ہو گئی۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: فہیم احمد خادم نمائندہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن گھانا

رپورٹ تقریب یوم مسیح موعود علیہ السلام جامعۃ المبشرین گھانا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعۃ المبشرین گھانا میں مؤرخہ 23 مارچ 2021 بروز منگل جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا کامیاب انعقاد ہوا۔ الحمد للہ

یہ تقریب صبح دس بج کر پندرہ منٹ پر شروع ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم معلم عبد العلی مجید صاحب استاد جامعۃ المبشرین تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو گھانا کے طالب علم عزیزم قاسم الیاسو صاحب نے کی۔ تلاوت کردہ حصہ کا ترجمہ گھانا کے ہی طالب علم عزیزم اوبنگ محمد صاحب نے پیش کیا۔ اسکے بعد عزیزم یوسف اوسے صاحب نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعودؑ ''کبھی نصرت نہیں ملتی''مترنم آواز میں پیش کیا۔

پروگرام کی پہلی تقریر انگریزی زبان میں لائبیریا سے تعلق رکھنے والے طالب علم عزیزم ابوبکر شریف نے کی۔ تقریر کا عنوان ''حضرت مسیح موعودؑ کی آمد سعید کا مقصد'' تھا۔

تقریر کے بعد عزیزم فردوس اسامی صاحب جو گھانا سے تعلق رکھتے ہیں نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ ''یا عین فیض اللہ والعرفان'' کے چند اشعار پڑھے۔

پروگرام کی دوسری تقریر اردو زبان میں مڈغاسکر کے طالب علم عزیزم حمید ٹاکی صاحب نے کی۔ انکی تقریر کا عنوان ''حضرت مسیح موعودؑ کا عشق قرآن'' تھا۔

پروگرام کی تیسری تقریر عربی زبان میں تھی اور عنوان تھا ''مختطفات من سیرۃ المطھرۃ''۔ یہ تقریر گھانین طالب علم عزیزم نافع عبد الناصر صاحب نے کی۔

اسکے بعد ٹوگو کے طالب علم عزیزم عبد الجلیل بولا ٹیٹو صاحب نے ساتھیوں کے ہمراہ منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ ''کبھی نصرت نہیں ملتی''مترنم آواز میں پیش کیا۔

پروگرام کی چوتھی اور آخری تقریر استاد جامعۃ المبشرین گھانا مکرم طاہر احمد ظفر صاحب نے کی۔ انکی تقریر کا عنوان ''حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت و سوانح'' تھا۔

کرونا وائرس کے باعث مدرستہ الحفظ کے طلباء گھروں میں تھے۔ انہیں گزشتہ سال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کے انعامات نہ دیئے جا سکے تھے۔ اس تقریب میں ان کو یہ انعامات دیئے گئے۔ اس کے بعد مدرستہ الحفظ کے طلباء نے حمدیہ ترانے پیش کیے جسکے بعد صدر مجلس نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

عزیزم حسین بوٹنگ صاحب سیکریٹری مجلس ارشاد نے شاملین کا شکریہ ادا کیا اور صدر مجلس نے دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام کیا۔ پروگرام کے بعد اساتذہ اور طلباء کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

طلوع وغروب آفتاب

28 اپریل 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:31	18:45
مدینہ منورہ	04:26	18:50
قادیان	04:18	19:07
ربوہ	03:58	18:46
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:12	20:21